کل مسلم ارتد فتوبتہ مقبولۃ الا الکافر لسب النبی او الشیخین او احدھما

ترجمہ

ہر مرتد کی توبہ قبول ہے مگر اس کی توبہ قبول
نہیں ہے جو کسی نبی یا شیخین (ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما) یا ان میں
سے کسی ایک کی گستاخی سے کافر ہو۔

(تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی، ص ۳۱۹)

کیا ہر فرقہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے؟

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر: مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ شرقپور روڈ ناظر کالونی لاہور

كُلُّ مُسْلِمٍ اِرْتَدَّ فَتَوْبَتُهٗ مَقْبُوْلَةٌ اِلَّا الْكَافِرَ لِسَبِّ النَّبِيِّ
اَوِ الشَّيْخَيْنِ اَوْ اَحَدِهِمَا. (تنویر الابصار متن در مختار مطبع ہاشمی ص ۳۱۹)

سَيُوْفُ الْمُقَلِّدِيْن

عَلٰی

اَعْنَاقِ مَنْ اَعْرَضَ

عَنْ حُكْمِ

ذِبْحِ فِرَقِ الْمُرْتَدِّيْن

مع عبارات کفریہ

مفتی غلام محمد بن محمد انور شرقپوری بندیالوی

ناشر
مدینۃ العلوم جامعہ نبویہ، ناظر کالونی، شرقپور

Butt

فہرست

نام کتاب: --------------- مرتد فرقوں کے ذبح کئے ہوئے جانور کا حکم شرعی

مؤلف: --------------- مفتی غلام محمد بن محمد انور

طبع اول: ---------------

تعداد: ---------------

نظرِ ثانی: --------------- مولانا محمد عباس کیلانی، مولانا محمد زمان

باہتمام --------------- چوہدری محمد بخش

سنی کتب خانہ: دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ نبویہ: دربار مارکیٹ لاہور

مسلم کتابوی: دربار مارکیٹ لاہور — مکتبہ نوریہ رضویہ: گنج شکر شید روڈ، بلال گنج لاہور

الاستفتاء

کیا فرماتے ہیں علمار دین و مُفتیان شرع متین اس مسئلہ میں، کہ وہابی، دیوبندی، مرزائی اور شیعہ کے ہاتھ کا ذبح کیا ہوا جانور اہل سنت وجماعت کے واسطے کھانا جائز ہے یا کہ نہیں۔

دلائل صافیہ اور کافیہ سے مسئلہ کے چہرے سے نقاب کشائی کی جائے۔ بینوا توجروا۔

حافظ محمد یونس نقشبندی

ناظمِ اعلیٰ: جامعہ عثمانیہ اہل بیت

کھوکھر ٹاؤن لاہور

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

الجواب بعون الوهاب

نحمده ونصلی علی النبی المختار وعلیٰ آله وصحبه الاخیار

Butt

وہابی، دیوبندی، مرزائی اور اہل تشیع عموماً اپنے مجتہدوں اور پیشواؤں کی پیروی کرتے ہیں اور اگر بالفرض ان گمراہ اور خبیثہ فرقوں میں سے کوئی ان کے کھلے کفروں سے ناواقف اور خالی الذہن ہے۔ مگر پھر بھی اپنے پیشواؤں اور مجتہدوں کے فتاوٰی کو ضرور قبول کرتا ہے اور اگر بالفرض یہ بھی مان لیا جائے کہ کوئی بدمذہب ایسا ہو جو اپنے مجتہدین اور پیشواؤں کے فتاوٰی بھی نہ مانے تو کم از کم اتنا یقین ہو گا کہ ان کے کفروں کی وجہ سے اپنے پیشواؤں کو کافر نہیں کہے گا۔ بلکہ انہیں اپنے دین کا پیشوا اور عالم جانے گا۔ اور جو کسی کافر منکرِ ضروریاتِ دین کو کافر نہ مانے وہ خود کافر مرتد ہے۔

جیسا کہ شفا شریف ص ۳۹۲ میں انہی کے کفر کے بیان میں ہے۔ کہ

وَ هٰذَا نُکَفِّرُ مَنْ لَمْ یُکَفِّرْ الخ

یعنی ہم اسی واسطے کافر کہتے ہیں ہر اس شخص کو جو کافروں کو کافر نہ کہے یا ان کی تکفیر میں توقف کرے یا شک رکھے یا ان کے مذہب کی تصحیح کرے اگرچہ اس کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو مسلمان ظاہر کرتا ہو اور اسلام کی حقانیت اور اس کے سوا ہر بدمذہب کے باطل ہونے کا اعتقاد رکھتا ہو مگر ایسا شخص کافر کو کافر نہ کہنے کی وجہ سے خود کافر ہے

(رد الرفضہ ص ۱۶ مطبوعہ رضا اکیڈمی بمبئی)

ایک شبہ کا ازالہ

یقیناً علماء تو ماقبل کی عبارت سے سمجھ گئے جائیں کہ جو ایسے کافروں کو پیشوا

مانتے ہیں وہ خود کافر مرتد ہو جائیں۔ کیونکہ ان کے عقاید کفریہ کی وجہ سے ان کو کافر نہیں کہے گا۔ بلکہ اپنا پیشوا مانے گا۔ جو کافر کو کافر نہ کہے وہ خود کافر ہو جائے گا۔ مگر ممکن ہے کہ عوام اس عبارت کو "جو اپنے پیشواؤں کے کفریات کو بھی نہیں جانتا اور ان کے فتاوٰی کو بھی نہیں مانتا مگر اس کے باوجود بھی وہ کافر ہے وہ اس لئے کہ وہ ان کے کفریات کی وجہ سے انہیں کافر نہیں کہتا بلکہ انہیں اپنا پیشوا اور امام مانتا ہے اور کافر کو کافر نہ کہنے والا کافر ہو گا۔" نہ سمجھے لہٰذا ہم اپنے سنّی بھائیوں کے لئے مزید وضاحت کر دیتے ہیں اگر ایک وہابی اور دیوبندی اپنے اکابر اور پیشواؤں کے کفریات کو نہیں جانتا اور عبارات کفریہ کے قائلین کو اپنا پیشوا مانتا ہے تو وہ بھی کافر ہے۔ اس لئے کہ جب اس کو یہ معلوم ہو چکا ہے اہلسنت کی کتابوں کے ذریعہ اور اہل سنت کے خطبار کے ذریعے ہمارے علماء نے اور حرمین شریفین کے جید علماء نے ان کے پیشواؤں پر کفر کے فتوے لگا دیے ہیں تو اس نے اس بات کی تحقیق کیوں نہیں کی کہ کفر کے فتوے کیوں لگائے گئے ہیں۔ اور بغیر تحقیق کے ان کو اپنا امام مانتا ہے اور ان کو کافر نہیں کہتا۔ لہٰذا وہ بھی کافر ہو جائے گا۔ کیونکہ کافر کو کافر نہ کہنا بھی کفر ہے۔

عقیدہ مرزائی

مرزائی اور قادیانی کے عقائد کفریہ دیکھنے ہوں تو حضرت سیدنا پیر مہر علی